بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دھلی

جلد ۵ | ماہ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ماہ شوال و ذیقعد ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے اٹھارہویں تعلیمی سال کا شاندار افتتاح

اور

عالیجناب محترم مہتمم صاحب مدظلہ العالی کا پر مغز تاریخی خطبہ

ہم اپنے ناظرین تک اس خوشخبری کو پہنچاتے ہوئے اپنے قلوب کی گہرائیوں میں فرحت و انبساط کا ایک دریا موجزن پاتے ہیں کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر و احسان، فضل و انعام ہے کہ تعطیل کلاں کے بعد دار الحدیث رحمانیہ دہلی پھر اپنی پوری شان و عظمت، خیر و برکت کے ساتھ ۴ر شوال ۱۳۵۶ھ مطابق ۸ر دسمبر ۱۹۳۷ء یوم شنبہ سے شروع ہو چکا ہے پرانے طلبہ حسب معمول آ رہے ہیں اور نئے طلبہ بھی بحمد اللہ ہر صنف کے کافی تعداد میں داخل ہو چکے ہیں -

اس سال تعلیم کا آغاز ایک نئی شان کے ساتھ یوں ہوا ہے کہ ۴ر شوال ۵۶ھ کو تمام طلبہ و مدرسین مدرسہ کے وسیع ہال میں جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے مہتمم صاحب زید مجدہٗ و کرمہ نے اپنا خطبہ افتتاحیہ پڑھکر سنایا۔ بعد ازاں اساتذہ کرام نے اپنی اپنی متعلقہ کتب میں سے بعض کا تقریباً آدھ گھنٹہ تک درس دیا اور پھر دعا کے بعد تمام حاضرین کی تواضع کی گئی اور جلسہ برخاست ہو گیا۔

ہم ذیل میں مہتمم صاحب کے خطبۂ عالیہ کو نقل کرتے ہوئے نہ صرف طلبۂ دار الحدیث رحمانیہ سے (جو اس کے

مخاطب اول ہیں) بلکہ تمام مدارس عربیہ کے طالبان علم دین سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس خطبہ کے ایک ایک لفظ پر عبرت و عقیدت کی نگاہ ڈالیں اور اسے اپنی علمی زندگی کا دستور العمل بنا کر فلاح دارین کے مستحق بنیں اور پھر اس کے قائل کو بھی اپنی پر خلوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مدیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ۔ میں اپنے مدرسہ کے طلبہ کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتا ہوں۔ میں ان کی علم دین کی مبارک طلب کا خیر مقدم کرتا ہوا ان سے عرض پرداز ہوں کہ اس مدرسہ سے میری اصلی غرض توحید و سنت قرآن و حدیث کی اشاعت ہے۔ اسی اہم غرض کی تحصیل کے لئے میں اپنے کاروبار اور اشغال کو خیرباد کہہ کر آپ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میرے لئے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کی راحت ثابت ہوں گے آپ جس پاک علم کو حاصل کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں اس کی تحصیل پوری جد و جہد سے کریں گے ساتھ ہی اس تعلیم کا بہترین نمونہ اپنے تئیں بنانے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔ اپنے اخلاق و عادات کو سنتِ رسول ؐ کی پابندی کے رنگ میں رنگ دیں گے اور مجھے کبھی شکایت کا موقع نہ دیں گے۔

نماز کی نگرانی اور اسے مسنون طریق پر ادا کرنا یہ آپ کا پہلا فریضہ ہے اذان سنتے ہی مسجد میں حاضر ہو جایا کریں آدابِ مسجد ہر وقت ملحوظ خاطر رہیں۔ نماز کی غیر حاضری مجھ پر بہت شاق گذرتی ہے اپنے اسباق کے وقت غیر حاضر نہ رہیں اپنے اساتذہ کے ادب اور ان کے احترام میں کبھی کسی طرح کی کمی نہ کریں آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہیں کوئی جھگڑا فساد بدزبانی حسد و بغض کسی کو کسی سے نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے تمہارے لئے مطبخ کا مکمل انتظام کر رکھا ہے وہاں ادب کے ساتھ سنت کے مطابق کھانا آرام کھاؤ وہاں کی اگر کوئی شکایت ہو تو مجھ سے بے دھڑک کہو بلکہ کسی قسم کی بھی کسی کو کسی سے شکایت ہو تو یہ عاجز دن بھر یہاں موجود رہتا ہے فوراً مجھ سے آکر کہو پھر انشاء اللہ شکایت باقی نہ رہے گی۔ مدرسے کے قواعد کو ہر وقت پیش نظر رکھو اور ان کی خلاف ورزی سے مجتنب رہو۔ اپنے اپنے کمروں کی، جسم کی، کپڑوں کی صفائی کا ہر وقت خیال رکھو اپنے سبق کو سمجھ کر پڑھو جو چیز جبتک صحیح طور پر سمجھ نہ لو آگے نہ بڑھو۔ اپنا پورا وقت اسی کے یاد کرنے اور سمجھنے میں صرف کر دو۔ غفلت میں اپنا وقت ہرگز نہ کھونا بری صحبتوں سے بچتے رہنا۔ فضولیات سے پرہیز کرنا۔ جو بات تمہیں تمہارے بھلے کی کہی جاوے اس پر عامل رہنا کوئی امر تمہیں اگر پیش آئے مجھ سے مشورہ کر لیا کرنا انشاء اللہ تم مجھے اپنا خیر خواہ دردمند اور ناصح پاؤ گے میں تمہاری ہی خواہی اور ترقی میں ہمیشہ کوشاں رہونگا انشاء اللہ تمہاری جسمانی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے اپنے مدرسے میں ورزش کی بہترین صورت بھی مہیا کر دی ہے تم بعد از فراغت تعلیم اسمیں شامل ہو کر اپنی طاقت بنائے رکھنے کی راہ اختیار کر سکتے ہو۔ میں نے تمہاری تندرستی کے پیش نظر ایک ڈاکٹر صاحب کا بھی انتظام ۴۴

میرے پیارے بچو! جہاں تم اپنا باطن تقوے سے سنوارو گے وہاں تم اپنا ظاہر بھی اتباع سنت میں رنگ لو ڈاڑھی مونچھ شکل و صورت لباس۔ بول چال، کھانے پینے آنے جانے۔ بیٹھنے اٹھنے، سونے جاگنے غرض ہر کام کے طریقوں میں اتباع سنت کا نور چمکتا ہوا نظر آنا چاہیئے۔ (باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ ہو)

عالجہ مدرسے کی طرف سے کرا سکتے ہو۔